رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵ — ٹیلیفون نمبر ۹۱

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

اللہ اکبر

الفضل

روزنامہ — قادیان

THE DAILY

ALFAZL QADIAN.

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

شرح چندہ پیشگی — سالانہ، ششماہی، سہ ماہی

قیمت فی پرچہ ایک آنہ — قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند

جلد ۲۵ | مورخہ ۵ ذی الحجہ ۱۳۵۵ھ | یوم پنجشنبہ | مطابق ۱۸ فروری ۱۹۳۷ء | نمبر ۴۰

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۶ فروری۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۸ بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کو دردِ نقرس کل کی طرح ہی ہے :۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے :۔

خان صاحب برکت علی صاحب نائب ناظر بیت المال چند روز کے لئے رخصت پر اپنے وطن تشریف لے گئے ہیں :۔

مرزا برکت علی صاحب آبادان (ایران) سے اور ڈاکٹر عبد الغنی صاحب کڑک زنجبار (افریقہ) سے تشریف لائے ہیں :۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اگر خواہی نجات از مستیٔ نفس ✕ بیا در ذیلِ مستانِ محمد

"انسان کو حقیقی طور پر اس وقت نجات یافتہ کہہ سکتے ہیں کہ جب اس کے تمام نفسانی جذبات جل جائیں۔ اور اس کی رضا خدا کی رضا ہو جائے۔ اور وہ خدا کی محبت میں ایسا محو ہو جائے۔ کہ اس کا کچھ بھی نہ رہے۔ سب خدا کا ہو جائے۔ اور تمام قول اور فعل اور حرکات اور سکنات اور ارادات اس کے خدا کے لئے ہو جائیں۔ اور وہ دل میں محسوس کرے۔ کہ اب تمام لذات اسکی خدا میں ہیں۔ اور خدا سے ایک لمحہ علیحدہ ہونا اس کے لئے موت ہے۔ اور ایک نشہ اور سکر محبتِ الٰہی کا ایسے طور سے اس میں پیدا ہو جائے کہ جس قدر چیزیں اس کے ماسوا ہیں۔ سب اس کی نظر میں معدوم نظر آئیں۔ اور اگر تمام دنیا تلوار پکڑ کر اس پر حملہ کرے اور اس کو ڈرا کر حق سے علیحدہ کرنا چاہے۔ تو وہ ایک مستحکم پہاڑ کی طرح اسی استقامت پر قائم رہے۔ اور کامل محبت کی ایک آگ اس میں بھڑک اٹھے۔ اور گناہ سے نفرت پیدا ہو جائے۔ اور جس طرح سے اور لوگ اپنے بچوں اور اپنی بیویوں اور اپنے عزیز دوستوں سے محبت رکھتے ہیں۔ اور وہ محبت ان کے دلوں میں دھنس جاتی ہے۔ کہ ان کے مرنے کے ساتھ ایسے بے قرار ہو جاتے ہیں۔ کہ گویا آپ ہی مر جاتے ہیں۔ یہی محبت بلکہ اس سے بہت بڑھ کر اپنے خدا سے پیدا ہو جائے یہاں تک کہ اس محبت کے غلبہ میں دیوانہ کی طرح ہو جائے اور کامل محبت کی سخت تحریک سے ہر ایک دکھ اور ہر ایک زخم اپنے لئے گوارا کرے تا کسی طرح خدا تعالیٰ راضی ہو جائے۔ جب انسان پر اس مرتبہ تک محبت الٰہی غلبہ کرتی ہے۔ تب تمام نفسانی آلائشیں اس آتشِ محبت سے خس و خاشاک کی طرح جل جاتی ہیں۔ اور انسان کی فطرت میں ایک انقلاب عظیم پیدا ہو جاتا ہے اور اس کو وہ دل عطا ہوتا ہے۔ جو پہلے نہیں تھا۔ اور وہ آنکھیں عطا ہوتی ہیں۔ جو پہلے نہیں تھیں۔ اور اس قدر یقین اس پر غالب آ جاتا ہے کہ اسی دنیا میں وہ خدا کو دیکھنے لگتا ہے۔ اور وہ جلن اور سوزش جو دنیا داروں کی فطرت کو

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۱۴، ۱۵ فروری ۱۹۳۷ء کو بیعت کرنے والوں کے نام

ذیل کے اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کرکے داخلِ احمدیت ہوئے ؛

نمبر	نام	نمبر	نام
۱۹	گل زمان صاحب ضلع بنوں	۲۲	نور الدین صاحب ضلع لائلپور
۲۰	محمد حسین صاحب ضلع لائلپور	۲۳	محمد اکرم صاحب " لاہور
۲۱	علی محمد صاحب "	۲۴	محمد بوٹا صاحب ضلع گورداسپور

لاہور کے خریداران الفضل کو ضروری اطلاع

لاہور کے لئے الفضل کی ایجنسی ۱۵ فروری ۱۹۳۷ء سے بند کردی گئی ہے اور اب خریداروں کا تعلق براہ راست دفتر الفضل سے ہوگا۔ فی الحال سب خریداروں کے نام جو ایجنسی سے پرچہ خریدتے تھے پرچہ جاری رکھا گیا ہے۔ لیکن جن کی قیمت ایجنٹ کے حساب کے رو سے ختم ہوچکی ہے ان کو چاہیئے۔ کہ ۲۳ فروری ۱۹۳۷ء تک قیمت دفتر میں بھیجدیں۔ ورنہ فروری کے آخری ہفتہ میں ان کے نام وی۔پی کئے جائیں گے جو نہ وصول ہونے کی صورت میں اخبار بند کردیا جائے گا ؛

اب آئندہ کے لئے الفضل کی قیمت براہ راست دفتر الفضل کو بھیجی جائے۔ جو رقم سوائے دفتر الفضل کے کسی اور کو دی جائے گی۔ اس کے لئے دفتر ذمہ وار نہ ہوگا سابق ایجنٹ کے گذشتہ بقائے انہیں ادا کئے جائیں۔ احباب کی سہولت کے پیش نظر لوکل تقسیم کا انتظام اب بھی کردیا گیا ہے لیکن تقسیم کنندگان اخبار کی قیمت وصول کرنے کے مجاز نہ ہونگے ؛ (مینیجر)

اخبار احمدیہ

مبلغ ہنگری کا پتہ:۔ مولوی محمد ابراہیم صاحب ناصر مبلغ بوڈاپسٹ سے حسب ذیل پتہ پر خط و کتابت کی جاسکتی ہے۔

M. Ibrahim Nasir B.A
7 AKACFA Utca
Budapest 7/2 Hungary

سپاس تعزیت:۔ ہمشیرہ رشیدہ بیگم صاحبہ مرحومہ کی وفات پر احباب نے جو کثرت کے ساتھ تعزیت کے خطوط ارسال کئے ہیں۔ میں ان کی خدمت میں علیٰحدہ علیٰحدہ جواب لکھنے سے معذور ہوں سب کا اپنی اور اپنے محترم والدین کی طرف سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ خاکسار صوفی محمد عبد الرحیم لدھیانہ

درخواست دعا۔ میری ہمشیرہ اہلیہ مہاشہ محمد عمر صاحب سخت بیمار ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔ خاکسار رحمت اللہ واثق قادیان

اعلان نکاح بمسماۃ سکینہ بیگم بنت میاں لعل دین صاحب زرگر قادیان کا نکاح بابو غلام نبی صاحب ولد میاں عزیز الدین صاحب سیالکوٹ سے بعوض مبلغ پانصد روپیہ مہر حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے ۱۴ فروری کو پڑھا۔

ولادت۔ میرے ہاں ایک اور بچہ پیدا ہوا ہے۔ احباب خادم دین بننے اور درازی عمر کے لئے دعا کریں۔ خاکسار محمد الدین از تہال

احمدی خواتین کے متعلق ایک اہم مسئلہ

گذشتہ مجلس مشاورت میں سلسلہ کی مالی مشکلات کے دور کرنے کے سلسلہ میں ایک تجویز سب کمیٹی نے یہ پیش کی تھی۔ کہ "مستورات کے چندہ کی تشخیص پر زور دیا جائے" یعنے جو احمدی عورتیں چندہ دینے کے قابل ہوں ان کے لئے چندہ ادا کرنا ایسا ہی ضروری ہو جیسا کہ مردوں کے لئے ضروری ہے اس کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے یہ فیصلہ فرمایا تھا۔ کہ "چونکہ اس بارہ میں عورتوں کو رائے دینے کا موقعہ ملنا چاہیئے۔ اس لئے اس سے اگلی مجلس مشاورت تک ملتوی کیا جاتا ہے۔ بیت المال اور اخباروں کو چاہیئے کہ اس کیلئے آراء تیار کریں"

پس احمدی خواتین اور ذمہ وار اصحاب سے گذارش ہے۔ کہ وہ اس سوال کے ہر پہلو کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار فرمائیں۔ ہم خواتین کو اس بارے میں اظہار رائے کا موقعہ دینے کے بعد اپنا خیال ظاہر کریں گے ؛

قادیان میں لڑکیوں کے امتحان کا سنٹر

جہاں تک ہمیں معلوم ہے۔ اس سال دارالامان قادیان کی چھ لڑکیاں ادیب ادیب عالم۔ ادیب فاضل وغیرہ کے امتحانوں میں شریک ہوں گی۔ لیکن امتحان کا سنٹر قادیان اسی صورت میں ہوسکتا ہے۔ جبکہ کم از کم دس لڑکیاں شامل امتحان ہوں۔ اس لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اگر کوئی لڑکی ان تینوں امتحانوں میں سے کوئی اس سال دینا چاہتی ہو۔ تو وہ ہمیں اطلاع دے۔ تاکہ ناظر صاحب تعلیم و تربیت قادیان کی معرفت یونیورسٹی سے خط و کتابت کرکے قادیان سنٹر مقرر کرایا جائے جو لڑکی باہر سے آئے گی۔ اسے لاہور کی نسبت یہاں ہر طرح آرام رہے گا ؛

ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان

رسالہ ادبی دنیا کا سالنامہ

لاہور کے مشہور اردو رسالہ "ادبی دنیا" نے حسب معمول اب کے بھی اپنا سالانہ نمبر شائع کیا ہے۔ جو مختلف اقسام کے بہت سے مضامین اور تصاویر پر مشتمل ہے۔ کئی ایک تنقیدی مضامین اور سبق آموز افسانے قابل تعریف ہیں۔ تصاویر بھی بہت سی ایسی ہیں۔ جن سے معلومات میں دلچسپ اضافہ ہوتا ہے۔ البتہ بعض تصاویر ایسی ہیں۔ جن کی عریانی ذوق سلیم کے لئے بارگراں ثابت ہوتی ہے ؛

سالنامہ کا حجم بڑے سائز کے ۲۲۵ صفحات کا ہے۔ اور قیمت سوا روپیہ ایسے وقت میں جبکہ اردو کو ایسے سشید ائیوں کی ضرورت ہے۔ جو اسے نہ صرف مخالفانہ حملوں سے بچائیں۔ بلکہ بام ترقی تک لے جانے کی کوشش کریں۔ رسالہ "ادبی دنیا" چونکہ نہایت قابل قدر خدمات سرانجام دے رہا ہے۔ اور اس کے ثبوت میں اس کا شاندار سالنامہ پیش کیا جاسکتا ہے۔ اس لئے ہر اردو پڑھے لکھے انسان کے لئے ضروری ہے۔ کہ اس کی قدردانی کرے۔ اور کم از کم سالنامہ تو ضرور منگائے منگانے کا پتہ "منیجر ادبی دنیا" لاہور ہے ؛

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۵ ذی الحجہ ۱۳۵۵ھ

دُنیا کی تباہی کے سامان بڑی سرگرمی سے فراہم کیے جارہے ہیں

اگرچہ اس وقت ہر ایک وُہ ملک جو اپنی طاقت اور قوت کا گھمنڈ رکھتا ہے۔ یہ ظاہر کر رہا ہے۔ کہ وُہ دُنیا میں قیام امن کے لئے ہر ممکن کوشش کرنے میں مصروف ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ ہر ایک اپنی اپنی جگہ نہایت سرگرمی کے ساتھ دوسروں کو تباہ و برباد کرنے کے سامان۔ اور ہلاکت خیز اسباب فراہم کر رہا ہے۔ چنانچہ اندازہ لگایا گیا ہے۔ کہ مختلف ممالک ۱۹۱۳ء کی نسبت اس وقت سامانِ جنگ میں اضافہ کرنے کے لئے $3\frac{1}{2}$ گنا زیادہ خرچ کر رہے ہیں۔ ۱۹۱۳ء میں کل ۸ - ارب ۳۳ کروڑ ۳۰ لاکھ پونڈ اسلحہ پر خرچ کیا گیا تھا۔ لیکن ۱۹۳۶ء میں یہ رقم تین گنا زیادہ تک بڑھ گئی۔ جاپان سامان جنگ پر سو فیصدی اضافہ کر چکا ہے۔ فرانس ۵۸ - فیصدی برطانیہ ۳۹ - اور ریاست ہائے متحدہ امریکہ ۳۸ - فیصدی۔ سوویٹ روس پچھلے آٹھ سال کی نسبت ۸ گنا زیادہ خرچ کر رہا ہے ؛

ان اعداد و شمار سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ ان ممالک میں دُنیا کی تباہی کے کتنے ہولناک سامان تیار کئے جارہے ہیں۔ اور ان سے یہ بھی اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ کہ اب جس وقت جنگ شروع ہوگی۔ اس وقت دُنیا کو کس قدر ہولناک جانی اور مالی نقصان برداشت کرنا پڑے گا۔ اور دُنیا کی شکل مسخ ہو کر کیسی بھیانک بن جائے گی ؛

چونکہ یہ خطرہ انہی ممالک کی طرف سے پیدا ہو رہا ہے۔ جنہیں اپنی تہذیب۔ اپنے تمدن۔ اور اپنی حکمرانی پر ناز ہے اس لئے کہا جاسکتا ہے۔ کہ موجودہ زمانہ کی تہذیب اور ترقی بنی نوع انسان کو ہمدردی اور خیر خواہی کا سبق پڑھانے کی بجائے ایک دُوسرے کو ہلاک کرنے اور وحشی درندوں سے کئی گنا بڑھ کر وحشت اور درندگی سکھانے کا موجب بن رہی ہے۔ اور اس کا باعث محض یہ ہے کہ لوگوں کے دلوں سے مذہب کی حکومت مٹ چکی ہے۔ خدا کا خوف دُور ہو چکا ہے اور آخرت کا خیال جاتا رہا ہے۔ ان کے نزدیک اسی دُنیا کی زندگی سب کچھ ہے۔ اور اس میں جو کچھ بھی کر لیا جائے جائز ہے کیونکہ اگر وُہ یہ سمجھتے ہوں۔ کہ ایک ایسی ہستی ہے۔ جو ہر چھوٹے سے چھوٹے فعل کا مواخذہ کرے گی۔ ہر ظلم و ستم کی سزا دیگی اور اس دُنیا کی زندگی کے بعد دوسری زندگی آنے والی ہے۔ جس میں اس دُنیا کے اعمال کا خمیازہ بھگتنا پڑے گا۔ تو وُہ قطعاً جنگ و جدال کو اپنا مشغلہ نہ بنائیں انسانوں کے خون سے ہولی کھیلنے کی تیاریاں نہ کریں۔ اور خدا تعالےٰ کے آباد کئے ہُوئے عالم کو برباد کرنے کے سامان مہیا نہ کریں۔ بلکہ یہ کوشش کریں۔ کہ دُنیا میں عدل و انصاف کا دَور دورہ ہو۔ کوئی کسی پر ظلم نہ کرے۔ کسی کا حق نہ مارے۔ کسی کو کمزور سمجھ کر اس پر چڑھ نہ دوڑے۔ مگر اب دُنیا کی ہر حکومت یہ سمجھتی ہے۔ کہ جس قدر زیادہ سامانِ ہلاکت وُہ فراہم کر سکیگی اسی قدر زیادہ عمدگی کے ساتھ اس کی عظمت قائم ہوگی۔ جس قدر خوفناک انسانی خون کے سیلاب سے زمین کو سیراب کریگی اسی قدر زیادہ اسکی جڑیں مضبوط ہونگی اور جس قدر زیادہ خوف اور دہشت پھیلائیگی اتنا ہی زیادہ فائدہ حاصل کر سکے گی۔ یہ ہے وُہ نقطۂ نگاہ جو دُنیا کی حکومتوں کو زیادہ سے زیادہ سامان جنگ مہیا کرنے پر آمادہ کر رہا ہے ؛

یہ درست ہے۔ کہ خدائی نوشتے ٹل نہیں سکتے۔ اور صدیوں سے موجودہ زمانہ کے متعلق جو پیشگوئیاں آسمانی صحیفوں میں پائی جاتی ہیں۔ وُہ پوری ہو کر رہیں گی۔ اور ان کا پورا ہونا روز بروز یقینی ہوتا جارہا ہے۔ تاہم ہمارا فرض ہے۔ کہ اپنے خالق و مالک سے مونہہ موڑ کر تباہی کے غار کی طرف دوڑنے والے لوگوں کو خطرہ سے آگاہ کرنے کی کوشش کریں۔ اور انہیں بتائیں۔ کہ خود زندہ رہیں۔ اور دوسروں کو زندہ رہنے دیں۔ جس کی صورت یہی ہے کہ وُہ خدا تعالےٰ کی ہستی پر ایمان لائیں مرنے کے بعد کی زندگی پر یقین رکھیں۔ اور اسلام نے خالق و مخلوق کے متعلق جو تعلیم دی ہے۔ اس پر عمل کریں ؛

اسی غرض کو مد نظر رکھ کر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ یورپ اور ایشیا کے ہر طاقت ور ملک میں بہت سے احمدی مجاہدین کو روانہ فرما چکے ہیں۔ اور روز بروز بھیج رہے ہیں۔ جماعتِ احمدیہ کو جہاں دردِ دل کے ساتھ اپنے ان مجاہد بھائیوں کی کامیابی اور کامرانی کے لئے دعائیں کرنی چاہئیں وہاں بکثرت نوجوانانِ جماعت کو اس خدمت کے لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور اپنے آپ کو پیش کرنا چاہیئے۔ تا کہ جہاں دُنیا کی حکومتیں ہلاکت۔ اور بربادی کے سامان مہیا کرنے میں اپنا سارا زور صرف کر رہی ہیں۔ وہاں جماعت احمدیہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی قیادت میں دُنیا کو ہلاکت سے بچانے کے لئے اپنی ساری طاقت۔ ساری ہمت۔ اور ساری کوشش صرف کر دے ؛

امید ہے۔ کہ نوجوانانِ جماعت وقت کی نزاکت کو دیکھ کر اس کے مقابلہ میں جو کچھ کر سکتے ہیں۔ اور جس کا مطالبہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بارہا ان سے کر چکے ہیں۔ اس کے کرنے میں کوتاہی سے کام نہ لیں گے ؛

کیا افغانستان میں اچھوت ہیں

اخبار "ملاپ" کے ایک نامہ نگار نے "افغانستان کے اچھوت" کے عنوان سے لکھا ہے :-

"افغان شہروں میں جو بھنگی ہیں۔ وُہ پٹھان ہیں۔ اور ہزارہ نسل کے پٹھانوں میں سے ہیں۔ نہ گورنمنٹ نے اور نہ کسی دوسرے ادارے نے ان کی تعلیم کا کوئی خاص انتظام کیا ہوا ہے۔ ملک کی دوسری آبادیوں کے افراد ان ہزارہ لوگوں سے ملتے جلتے نہیں تعلقاتِ مجلسی کا قائم کرنا تو دُور کی بات ہے۔ ان سے چھوتے تک نہیں۔ ان کے بچوں کی پرورش اور صفائی کی طرف کوئی توجہ نہیں دیتا۔ ان کی آمدنیاں اتنی قلیل ہیں۔ کہ بیچارے بمشکل پیٹ بھر سکتے ہیں"

یہ اگر درست ہے۔ تو بہت افسوسناک امر ہے۔ کیونکہ اسلام اس امر کو قطعاً جائز قرار نہیں دیتا۔ کہ ایک مسلمان کسی مسلمان سے چھونا تک گوارا نہ کرے۔ اور اسے اس کے پیشہ کی وجہ سے انسانیت سے خارج قرار دے۔ لیکن اس سے بھی زیادہ افسوسناک بات یہ ہے کہ آریہ چاہتے ہیں۔ کہ ایسے لوگوں کی کس مپرسی اور غربت سے فائدہ اٹھا کر انہیں اپنے جال میں پھنسا لیں۔ چنانچہ مذکورہ بالا مضمون میں ہی تحریک کی گئی ہے۔ کہ آریہ سماج کے ذمہ دار اصحاب کو افغانستان میں اپنے پرچارک بھیجنے کے لئے کوشش کرنی چاہیئے۔ آریوں کو اس میں کامیابی ہو یا نہ ہو۔ حکومتِ افغانستان کو چاہیئے۔ کہ اس کی حدود میں اگر کسی قوم سے جو مسلمان کہلاتی۔ کلمہ پڑھتی۔ اور اسلام کی طرف اپنے آپکو منسوب کرتی ہے۔ وُہ سلوک کیا جاتا ہے جس کا ذکر آریہ اخبار "ملاپ" نے کیا ہے۔ تو اس کے انسداد کی ہر ممکن کوشش کرے جب ہندوستان

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک کشف پر

مخالفین کا بے بنیاد اعتراض

غیبی نظارہ

ازالہ اوہام میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے ایک کشف کا جو ۱۸۸۳ء میں آپ نے دیکھا ذکر کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں۔

"کشفی طور پر میں نے دیکھا۔ کہ میرے بھائی صاحب مرحوم مرزا غلام قادر میرے قریب بیٹھ کر باواز بلند قرآن شریف پڑھ رہے ہیں۔ اور پڑھتے پڑھتے انہوں نے ان فقرات کو پڑھا کہ انا انزلناہ قریباً من القادیان تو میں نے سنکر بہت تعجب کیا کہ کیا قادیان کا نام بھی قرآن شریف میں لکھا ہوا ہے تب انہوں نے کہا کہ یہ دیکھو لکھا ہوا ہے تب میں نے نظر ڈال کر جو دیکھا تو معلوم ہوا کہ فی الحقیقت قرآن شریف کے دائیں صفحہ میں شاید قریب نصف کے موقعہ پر یہی الہامی عبارت لکھی ہوئی موجود ہے۔ تب میں نے اپنے دل میں کہا کہ ہاں واقعی طور پر قادیان کا نام قرآن شریف میں درج ہے۔ اور میں نے کہا کہ تین شہروں کا نام اعزاز کے ساتھ قرآن شریف میں درج کیا گیا ہے۔ مکہ اور مدینہ اور قادیان"

(حاشیہ صفحہ ۷۷)

مخالفین کا مطالبہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس کشف پر مخالفین سلسلہ یہ اعتراض کیا کرتے ہیں۔ کہ اگر واقعہ میں قرآن مجید میں قادیان کا نام ہے تو بتایا جائے۔ کہ کس نام کا ذکر کونسے پارہ اور رکوع میں ہے۔ اور اگر قرآنمجید میں قادیان کا کہیں ذکر نہیں تو معلوم ہوا کہ یہ کشف جھوٹا ہے ؛

عالم مثال اور عالم ظاہر میں امتیاز

اس اعتراض کے متعلق پہلی بات جس سے پیشکردہ مطالبہ کی لغویت عیاں ہو جاتی ہے یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو کچھ دیکھا وہ عالم ظاہر کا معاملہ نہیں۔ کہ اس کے متعلق یہ تقاضا کیا جا سکے۔ کہ واقعہ میں قرآنمجید میں قادیان کا نام ہونا چاہیئے۔ بلکہ یہ عالم مثال کا معاملہ ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔ "کشفی طور پر میں نے دیکھا" پھر فرماتے ہیں "یہ کشف تھا جو کئی سال ہوئے کہ مجھے دکھلایا گیا تھا"۔ اسی طرح کشفی حالت میں جب آپ سے ذکر کیا جاتا ہے۔ کہ قادیان کا نام قرآن مجید میں لکھا ہوا ہے تو آپ بہت تعجب کرتے اور فرماتے ہیں "کیا قادیان کا نام بھی قرآن شریف میں لکھا ہوا ہے"۔ گویا کشفی رنگ میں بھی آپ اس پر تعجب کا اظہار کرتے ہیں۔ پس جبکہ یہ ایک کشف تھا جو آپ کو دکھلایا گیا۔ اور جبکہ کشفی حالت میں بھی آپ نے قرآن مجید میں قادیان کا نام ہونے پر تعجب کا اظہار فرمایا۔ تو مخالف کس عقل و سمجھ کی بنا پر یہ مطالبہ کر سکتے ہیں۔ کہ ہم ظاہر میں ان کو قرآنمجید میں قادیان کا نام دکھائیں۔ کیا خواب میں انسان کو جو کچھ دکھایا جائے۔ وہ عالم ظاہر میں بھی دوسروں کو دکھایا جا سکتا ہے۔ اگر نہیں تو عالم کشف کی یہ بات عالم ظاہر میں مخالفوں کو کیونکر دکھائی جا سکتی ہے

بعید از عقل امر

حقیقت یہ ہے کہ خواب یا کشف میں انسان جو کچھ دیکھتا ہے اس کا ننانوے فیصدی حصہ استعارات پر مشتمل ہوتا ہے۔ اور انہیں ظاہری صورت میں دیکھنے کی خواہش رکھنا اسی شخص کا شیوہ ہو سکتا ہے۔ جو عالم روحانی سے قطعاً نابلد ہو۔

انسان خواب میں دیکھتا ہے کہ مجھے سونا ملا۔ اب ظاہر میں اٹھ کر اگر وہ سونا ڈھونڈھنے لگے۔ تو اس کی یہ امید بالکل خام ہو گی۔ سونے سے مراد غم اور رنج ہوتا ہے۔ نہ کہ مال و دولت۔ اسی طرح انسان خواب میں اگر دیکھے کہ وہ اپنے بیٹے کو ذبح کر رہا ہے۔ تو کیا صبح اٹھ کر بیٹے کو ذبح کر دیگا۔ نہیں بلکہ اس کا مطلب یہ ہو گا۔ کہ وہ اسے دین کے لئے وقف کر دے ؛

غرض خوابوں اور کشوف کے متعلق یہ مطالبہ کرنا کہ ظاہر میں بھی ویسا ہی ہو جائے جیسا کہ خواب میں دکھایا گیا تھا بالکل بعید از عقل ہے۔ خواب میں انسان بعض دفعہ دیکھتا ہے۔ کہ وہ ہوا میں اڑ رہا ہے بعض دفعہ دیکھتا ہے کہ اس سے کسی جانور نے گفتگو کی۔ مگر کوئی نہیں جو خواب دیکھنے والے سے یہ کہے۔ کہ میں تیری یہ خواب کبھی سچی سمجھنے کے لئے تیار نہیں۔ جب تک تو ہوا میں اڑ کر یا کسی جانور سے باتیں کر کے نہ دکھائے۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس کشف کو سنکر مخالفین احمدیت ہم سے کس طرح مطالبہ کر سکتے ہیں۔ کہ ہم ظاہر میں بھی انہیں قرآنمجید میں قادیان کا نام دکھائیں ؛

خوابیں تعبیر طلب ہوتی ہیں

واقعہ یہ ہے۔ کہ رویا و کشوف تعبیر طلب ہوتے ہیں۔ جیسے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب دیکھا کہ آپ نے سونے کے کنگن پہنے ہوئے ہیں۔ تو اس سے مراد آپ نے دو جھوٹے مدعیان نبوت لئے یا آپ نے جب جنگ احد سے پہلے بحالت رویا بہت سی گائیاں ذبح شدہ دیکھیں۔ تو اس سے مراد آپ نے وہ صحابہ لئے۔ جو بعد میں جنگ احد میں شہید ہوئے ؛

اسی طرح شاہ مصر نے جب دیکھا کہ سات دبلی گائیاں سات موٹی گائیوں کو کھا گئی ہیں۔ اور سات سبز اور بہت سی خشک بالیں اس کے سامنے ہیں۔ تو اس کی تعبیر حضرت یوسف علیہ السلام نے یہ کی کہ تم سات سال متواتر کھیتی باڑی کرو گے۔ جس کے بعد سات سالہ قحط کا ایک شدید دور آئے گا ؛

پس خوابوں اور کشوف کا ایک معتد بہ حصہ استعارات پر مشتمل ہوتا ہے اور عقلمند انسان کا یہ کام ہوتا ہے۔ کہ بجائے اس کے کہ وہ ظاہری شکل میں خواب کو پورا ہونے کی خواہش رکھے۔ وہ اس کی تعبیر دیکھے۔ اور تعبیر کے مطابق خدا تعالے کی قضا کا انتظار کرے۔ ازالہ اوہام میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جس کشف کا ذکر فرمایا ہے۔ چونکہ یہ بھی عالم ظاہر کا معاملہ نہیں۔ اس لئے ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ تعبیری رنگ میں اس کشف پر نگاہ دوڑائی جائے۔ اور اگر تعبیری لحاظ سے اس کشف کی صداقت ثابت ہو جائے۔ اور کسی نہ کسی مفہوم میں قرآن مجید میں قادیان کا نام مل جائے۔ تو یقیناً یہ اس کشف کی صداقت کا ثبوت ہو گا۔

یاد رکھنا چاہیئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کشف کے تین حصے کئے ہیں۔ اور ہر حصہ کی علیحدہ علیحدہ تعبیر بیان فرمائی ہے جسے قارئین کی واقفیت کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے ؛

قادر مطلق کے عجائبات

کشف کا پہلا حصہ یہ تھا کہ آپ نے اپنے بھائی مرزا غلام قادر صاحب مرحوم کو قرآن شریف پڑھتے دیکھا۔ اس کی تعبیر میں آپ فرماتے ہیں :۔

"اس کشف میں جو میں نے اپنے بھائی صاحب مرحوم کو جو کئی سال سے وفات پا چکے ہیں۔ قرآن شریف پڑھتے دیکھا۔ اور اس الہامی فقرہ کو ان کی زبان سے قرآن شریف میں پڑھتے سنا۔ تو اس میں یہ بھید مخفی ہے جسکو خدا تعالے نے میرے پر کھول دیا۔ کہ ان کے نام سے اس کشف کی تعبیر کو بہت کچھ تعلق ہے۔ یعنے ان کے نام میں جو قادر کا لفظ آتا ہے۔ اس لفظ کو کشفی طور پر پیش کر کے اشارہ کیا گیا ہے۔ کہ یہ قادر مطلق کا کام ہے

اس سے کچھ تعجب نہیں کرنا چاہیئے۔ اُس کے عجائباتِ قدرت اسی طرح پر ہمیشہ ظہور فرما ہوتے ہیں۔ کہ وہ غریبوں اور حقیروں کو عزت بخشتا ہے۔ اور بڑے بڑے معززوں اور بلند مرتبہ لوگوں کو خاک میں ملا دیتا ہے۔ بڑے بڑے علماء و فضلاء اُس کے آستانۂ فیض سے بکلّی بے نصیب اور محروم رہ جاتے ہیں۔ اور ایک ذلیل۔ حقیر۔ امّی۔ جاہل نالائق منتخب ہو کر مقبولین کی جماعت میں داخل کر لیا جاتا ہے۔ ہمیشہ سے اس کی کچھ ایسی ہی عادت ہے۔ اور قدیم سے وہ ایسا ہی کرتا چلا آیا ہے وذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء" (ازالۂ اوہام حاشیہ صہ۷)

اِنّا انزلنٰہ قریبًا من القادیان کا مفہوم

کشف کا دُوسرا حصّہ یہ ہے۔ کہ مرزا غلام قادر صاحب کو حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسلام نے یہ فقرات پڑھتے سُنا۔ کہ انا انزلنٰہ قریبًا من القادیان۔ جس روز حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ کشف دیکھا۔ اُسی دن علیحدہ بھی آپ کو یہ الہام ہوا۔ کہ انا انزلنٰہ قریبًا من القادیان و بالحق انزلنٰہ و بالحق نزل وکان وعداللّٰہِ مفعولا (ازالۂ اوہام حاشیہ صہ۷)

یعنی "ہم نے اس مسیح موعود کو قادیان میں اتارا ہے۔ اور وہ ضرورتِ حقّہ کے ساتھ اتارا گیا۔ اور ضرورتِ حقّہ کے ساتھ اُترا۔ خدا نے قرآن میں۔ اور رسُول نے حدیث میں جو کچھ فرمایا تھا وہ اُس کے آنے سے پُورا ہوا" (اشتہار چندہ منارۃ المسیح)

اس الہام کا ذکر کرنے کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"اس الہام پر نظرِ غور کرنے سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ قادیان میں خدا تعالےٰ کی طرف سے اس عاجز کا ظاہر ہونا الہامی نوشتوں میں بطور پیشگوئی کے پہلے سے لکھا گیا تھا" (ا ر)

پہلے نوشتوں میں چونکہ شرقی دمشق (یعنی دمشق کی جانبِ شرق) منارہ بیضا کے پاس مسیح کا اترنا بیان کیا گیا ہے اس لئے آپ اس الہام کی تشریح میں فرماتے ہیں:-

"یہ فقرہ جو اللہ جلشانہٗ نے الہام کے طور پر اس عاجز کے دل پر القاء کیا ہے۔ کہ انا انزلنٰہ قریبًا من القادیان۔ اس کی تفسیر یہ ہے کہ انا انزلنٰہ قریبًا من دمشق بطرفٍ شرقی عند المنارۃ البیضاء کیونکہ اس عاجز کی سکونتی جگہ قادیان کے شرقی کنارہ پر ہے منارہ کے پاس" (ازالۂ اوہام حاشیہ صہ۷)

اس اقتباس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے من دمشق کی من القادیان کی بجائے تبدیلی اس لئے فرمائی۔ کہ قادیان کو خدا تعالےٰ کے نزدیک دمشق سے مشابہت ہے۔ جیسا کہ آپ فرماتے ہیں:-

"خدا تعالےٰ نے مجھ پر یہ ظاہر فرما دیا ہے۔ کہ یہ قصبۂ قادیان بوجہ اس کے کہ اکثر یزیدی الطبع لوگ اس میں سکونت رکھتے ہیں۔ دمشق سے ایک مناسبت اور مشابہت رکھتا ہے۔ اور یہ ظاہر ہے کہ تشبیہات میں پوری پوری تطبیق کی ضرورت نہیں ہوتی۔ بلکہ بسا اوقات ایک ادنٰے مماثلت کی وجہ سے۔ بلکہ صرف ایک جزو میں مشارکت کے باعث سے ایک چیز کا نام دوسری چیز پر اطلاق کر دیتے ہیں۔ مثلاً ایک بہادر انسان کو کہہ دیتے ہیں۔ کہ یہ شیر ہے۔ اور شیر نام رکھنے میں یہ ضروری نہیں سمجھا جاتا۔ کہ شیر کی طرح اس کے پنجے ہوں۔ اور ایسی ہی بدن پر پشم ہو۔ اور ایک دم بھی ہو۔ بلکہ صرف صفتِ شجاعت کے لحاظ سے ایسا اطلاق ہو جاتا ہے۔ اور عام طور پر جمیع انواعِ استعارات میں یہی قاعدہ ہے۔ سو خدا تعالےٰ نے اس عام قاعدہ کے موافق اس قصبۂ قادیان کو دمشق سے مشابہت دی" (ازالۂ اوہام حاشیہ صہ۷)

پھر فرماتے ہیں:-

"ایک نئے الہام (اخرج منہ الیزیدیون) سے یہ بات بپایۂ ثبوت پہونچ گئی۔ کہ قادیان کو خدا تعالےٰ کے نزدیک دمشق سے مشابہت ہے" (ازالۂ اوہام حاشیہ صفحہ ۷۴)

پس چونکہ الہامی نوشتوں میں یہ بتایا گیا تھا۔ کہ مسیح کا نزول عند المنارۃ البیضاء شرقی دمشق ہوگا۔ اور چونکہ قادیان کی خدا تعالےٰ کے نزدیک دمشق سے مشابہت ہے اس لئے الہام انا انزلنٰہ قریبًا من القادیان کا یہی مطلب ہے کہ ہم نے اس مسیح موعود کو دمشق یعنی قادیان میں بطرف شرقی منارۂ بیضاء کے پاس اُتارا۔

قریبًا من القادیان سے یہ دھوکا نہیں کھانا چاہیئے۔ کہ قادیان سے قریب۔ بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ "قادیان میں" اور یہ الفاظ ایسے ہی ہیں۔ جیسا کہ خدا تعالےٰ نے فرمایا:-

ان رحمت اللّٰہ قریبٌ من المحسنین (پ رکوع ۱۴)

یا فرمایا:- کہ

لایزال الذین کفروا تصیبھم بما صنعوا قارعۃٌ او تحلّ قریبًا من دارھم حتّٰی یاتی وعد اللّٰہ (پ ۱۳ ر ۱۲)

حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کے نماز پڑھتے وقت پہرہ کا انتظام

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سنہ ۱۹۰۵ء میں دہلی تشریف فرما تھے۔ مکان کرایہ پر لیا ہوا تھا۔ جس کے قریب ہی ایک مسجد تھی۔ اس میں غیر احمدیوں کا ایک مجمع آپس میں کچھ صلاح مشورہ کرنے کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور اس نے کہا۔ جناب کے مکان کے دروازہ پر مسجد ہے۔ وہاں تشریف لا کر نماز ادا کریں۔ مسجد کے قریب ہوتے ہوئے آپ اس سے فائدہ کیوں نہیں اُٹھاتے۔ باہر تشریف لائیے۔ اور مسجد میں آکر نماز ادا فرمائیے۔ تا ہمیں بھی کچھ سُننے سُنانے کا موقعہ میسر آجائے۔ مگر ان کے اصرار کے باوجود حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مسجد میں جانے سے انکار کر دیا۔ اور فرمایا۔ کہ شر سے بچنے کے لئے یہی بہتر ہے۔ کہ ہم مکان میں ہی نمازیں ادا کریں۔

یہ جواب سُنکر وہ لوگ اصرار ہی کرتے رہے۔ ادھر مکبّر نے تکبیر کہدی۔ اور عصر کی نماز شروع ہو گئی۔ خاکسار سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بائیں طرف نیت باندھ کر کھڑا ہو گیا۔ ابھی ایک ہی رکعت ہوئی تھی۔ کہ پچھلی طرف کچھ خفیف سی گڑبڑ ہوئی۔ خاکسار نے دوسری رکعت کا سجدہ ترک کر دیا اور ایک مضبوط ڈنڈا جو بندہ نے اپنے قریب ہی رکھا ہوا تھا۔ اٹھا لیا۔ اور بطور پہرہ دار کے کھڑا ہو گیا۔ تا ایسا نہ ہو۔ کہ کوئی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر حملہ کر دے۔ اور بعد میں کوئی تدارک نہ ہو سکے۔ حتّٰی کہ نماز ختم ہونے تک بندہ پہرے پر کھڑا رہا۔ سلام پھیرنے پر خاکسار نے زمین پر ڈنڈا رکھ کر نماز کی نیت باندھ لی۔ اس پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ نماز تو آپ کی ہو گئی۔ اب چاہے پڑھو۔ یا نہ پڑھو۔

غرض میں گواہی دیتا ہوں۔ کہ ہم لوگ حضور علیہ السلام کی نمازوں کے اوقات میں اس طرح حفاظت کیا کرتے تھے۔ خاکسار غلام محمد فوزین امین جماعت احمدیہ لاہور

واقعاتِ عالم پر نظر

(۱) شہریارِ دکن کا جشن جوبلی
(۲) جرمنی۔ اٹلی۔ جاپان کا اتحادِ ثلاثہ
(۳) پنجاب کی آئندہ حکومت

"الفضل" کے مخصوص سیاسی نامہ نگار کے قلم سے

(۱)

ہز ایگزالٹڈ ہائی نس میر عثمان علی خاں والئے دکن کے عہد حکومت پر ۲۵ سال گزرنے کی مسرت میں ان دنوں حیدر آباد دکن میں جشن جوبلی منایا جا رہا ہے۔ ہندوستان کی مسلمان ریاستوں میں سے اگر کسی ریاست کو خوشی منانے کا حقیقی طور پر حق حاصل ہے۔ تو اس کی حیدر آباد اور اس کے موجودہ فرمانروا بجا طور پر مستحق ہیں۔ حیدر آباد کی نسبت ہندوؤں کے ایک طبقہ کی رائے متعصبانہ ہے۔ اور مسلمانوں میں سے بیشتر حصہ اہل غرض اور باقی اصل حالات سے ناواقف یا اظہار رائے کا اہل نہیں۔ احمدی جماعت کی حیثیت ان تمام طبقوں سے جداگانہ ہے۔ اور ہم نے حیدر آباد کے موجودہ فرمانروا اور حکومت کا نہایت غور اور بہت قریب سے مطالعہ کیا ہے۔ اس لئے ہم بلاخوف تردید کہہ سکتے ہیں۔ کہ گذشتہ ۲۵ سال حقیقتاً حیدر آباد میں ترقی کا دور رہا ہے۔ تنظیم ونسق میں جو بات اس وقت تک باقی ہندوستان کو حاصل نہیں۔ اس سے حیدر آباد بہرہ ور ہے۔ یعنے انتظامی وجوڈیشل نظام کا علیحدہ ہونا۔ اور حیدر آباد ہائی کورٹ بقول مسٹر حسن امام بیرسٹر "نواب اکبر یار جنگ جیسے جج رکھنے کے باعث برٹش انڈیا کی ہائی کورٹس سے کسی صورت میں کم مرتبہ نہیں رکھتی"۔ حکومت کے اچھے ہونے کا انحصار مالیات پر ہوتا ہے۔ جب موجودہ فرمانروا نے سلطنت کی باگ سنبھالی تو خزانہ خالی تھا۔ حکومت مقروض تھی۔

مگر میر عثمان علی خان کے اقبال نے ان کی مدد کی۔ نواب حیدر نواز جنگ جیسے فنانس کے کارکن میسر آ گئے۔ اور بادشاہ وقت نے کفایت شعاری اور سادگی کو اپنا زیور بنا کر امراء رؤسا اور رعایا کو تمدنی زندگی کی اس شاہ رگ کی حفاظت کی طرف متوجہ کیا۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ ملک نہ صرف قرض سے نجات پا گیا۔ بلکہ یونیورسٹی بنی ہسپتال بنے آبپاشی کے لئے نہریں وتالاب تیار ہوئے۔ ریلوے اور سڑکوں میں توسیع ہو کر جنوب وشمال میں دکن و اتر کے ساتھ حیدر آباد کو پیوست کیا گیا۔ شہر میں ترقیات عامہ وکارپوریشن کا دور دورہ ہوا۔ مسٹر آرمسٹرنگ اور نواب رحمت یار جنگ جیسے پولیس افسر مقرر کر کے اس اہم محکمہ کی اصلاح کی گئی۔ اردو زبان کی سرپرستی کر کے ہندوستان کو قومی زبان دینے اور دارالترجمہ کے ذریعہ اس زبان میں علمی ذخائر جمع کرنے سے ملک کو لنگوا فرینکا مہیا کر دینے کی مضبوط بنیاد رکھی گئی۔ محکمہ اطلاعات عامہ کا قیام اور اس پر سید مبارک جیسے نیک نام افسر کا تازہ تقرر حکومت کی دانشمندی کا ایک ثبوت ہے۔ پھر برار کا سخت اختلافات پیدا کرنے والا سوال آخر حل ہو گیا۔ ریاست میں خوشحالی ہے۔ حیدر آباد کی دولت کا ممالک خارجہ میں تذکرہ ہے اور ترکی کے شاہی خاندان کے ساتھ جو تعلقات پیدا ہو کر شہزادہ مکرم جاہ کے ذریعہ "دو عثمانیوں کے خون کا اتحاد" ہو گیا ہے۔ وہ حیدر آباد کی سیاست خارجہ میں ایک ایسے باب کا اضافہ ہے۔ جس کی اہمیت محض سیاست دان سمجھ سکتے ہیں۔ ملک معظم اور وائسرائے کے پیغامات مبارکباد نے برطانیہ و حیدر آباد کی حلافت پر تازہ صاد کیا ہے غرض جشن جوبلی منانے میں حیدر آباد کا سلطان اور ان کے وزیر مالیات نواب حیدر نواز جنگ بہادر جس قدر خدا تعالےٰ کا شکر بجا لائیں وہ کم ہے۔ اس مسرت کے موقعہ پر ہم بھی مبارکباد پیش کرتے اور دل سے چاہتے ہیں۔ کہ حیدر آباد بے مثل سلطنت اور اس کا سلطان بے مثل فرمانروا ہو۔ اور مذہبی تعصب عثمان ساگر کی گہرائیوں میں ایسا دب جائے۔ کہ اسے سر اٹھانے کا موقعہ ہی نہ ملے۔

جشن سے فارغ ہو کر حیدر آباد میں مزید اصلاحات کے نفوذ کی طرف توجہ کرنا ان ضروریات میں سے ہے۔ جو حیدر آباد کی موجودہ ترقیات کو چار چاند لگائینگے ان اصلاحات کے علاوہ ایک امر ہے جو اعلیٰحضرت شاہ دکن کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔ اور وہ یہ کہ خدمت دین کے لئے خادم اسلام ہونا اور آسمان کے قائم کردہ نظام میں شمولیت ابدالآباد تک کی زندگی بخشتی ہے۔ خدا کی آواز پر کان دھرنا اور غیر سے نہیں احمدیوں سے احمدیت کی تعلیم سننا اس پر غور کرنا محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور آپ کی آل کی وصیت ہے۔

بہر حال ہم جشن جوبلی پر مغرب ومشرق کی متحدہ آل عثمان کو مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ اور دعا کرتے ہیں۔ کہ یہ سلطنت اور یہ خاندان اس نعمت سے مستفید اور اس مائدہ سے مستفیض ہو۔ جو اللہ تعالےٰ نے اس زمانہ میں آسمان سے اتارا ہے۔

(۲)

ہٹلر ومسولینی نے جس دانشمندی کے ساتھ جاپان سے اتحاد کر لیا۔ اور انگلستان وفرانس کی توجہ مشرق کی طرف بانٹ دی۔ اور روس کو مشرقی سرحد کی طرف متوجہ کر دیا۔ وہ ان فسطائی ڈکٹیٹروں کی دانشمندی پر دال ہے جبکہ انگلستان وفرانس ابھی بجٹ پاس کر رہے۔ اور جہازوں کے پروگرام کی منظوری لے رہے ہیں۔ اور روس ٹراٹسکی کے متبعین سے اپنے ملک کو صاف کر رہا ہے۔ یہ سیاست دان تیار ہو کر میدان عمل میں کود پڑے ہیں۔ بلجیم کو انگلینڈ وفرانس سے علیحدہ کر لیا۔ اور ہنگری وآسٹریا کو اپنے ساتھ ملا لیا۔ ترکی سے دردانیال کے سوال پر مفاہمت کر لی۔ اور اب بے فکر ہو کر بحیرۂ ابیض متوسط کا مغربی دروازہ بند کر رہے ہیں۔ اور سپین میں فرانسیسی روسی اثرات کو شکست کی ٹھان بیٹھے ہیں۔ لنڈن وپیرس تو بنیا کھیل کھیل رہے ہیں۔ اور مردہ لیگ کی جگہ ایک عدم مداخلت کمیٹی کا بے اثر ڈراما کر رہے ہیں۔ اور اٹلی بحیرۂ روم کے مغربی حصہ میں مجمع الجزائر بلیرک پر قابض اور سپین میں اس قدر فوج بھیج چکا ہے۔ کہ جنرل فرینکو کی حکومت اب محض کٹھ پتلی ہے۔ جرمنی نے ڈنزگ پر عملی تسلط اور روس کی مغربی سرحد پر اجتماع کر لیا۔ اور مورا کو وسپین میں کانوں کو قبضہ میں لے لیا ہے۔ جزائر کے مقابل ہسپانوی افریقین ساحل پر "سیوطہ" کو قلعہ بند کرنے میں مصروف ہے۔ جاپان نے چین کے اندر اور مشرقی سمندروں میں اپنی حیثیت مضبوط کر لی ہے۔ انگلستان نے مصنوعی جنگ کا مظاہرہ سنگاپور میں کیا تو اٹلی نے ساحل لیبیا کے مقابل بیڑہ کا اجتماع کر دیا۔ ابی سینیا کی فتح کے بعد اٹلی نے بارکہ ولبیا میں ایک ہزار میل سے لمبی سڑک بنا کر سرحد مصر تک فوجوں کو پہونچانے کا سامان کر لیا ہے۔ اور آہستہ آہستہ طرابلس سے صومالی لینڈ تک نئی سلطنت روما بنانے کے خواب کی مادی تشکیل مکمل کی جا رہی ہے۔ موسیو سٹیلن روس وبلم فرانس اور بالڈون انگلستان بالترتیب ابنائے وطن کو پھانسیاں دینے افریقہ میں بغاوتیں دبانے اور شاہی خاندان کو مسیحی اور پارلیمنٹ کے ماتحت رکھنے کی کوششوں میں مصروف ہیں۔ نہ کوئی اجتماعی یکدلی کی پالیسی ہے۔ نہ مقابلہ کا صحیح پروگرام فسطائی ونازی وفوجی رہنماؤں نے سپین وچین میں حریفوں کو شکست

دیہی شکی مقابلہ دور معلوم ہوتا ہے۔ اور یورپ کی موت کا دن ملتوی نظر آرہا ہے۔ مگر مسٹر بالڈون کی حکومت کا خاتمہ یقینی معلوم ہوتا ہے۔ جدید اتحاد ثلاثہ اپنا کام عمدگی سے کر رہا ہے۔

—— ۳ ——

پنجاب کے انتخابات میں یونینسٹ یعنی اتحاد پارٹی کی کامیابی یقینی اور آئین حکومت اس جماعت کے ہاتھ میں ہوگی۔ جس کے قائد سر سکندر حیات خاں ہیں۔ اس جماعت کے برسر حکومت آنے اور پنجاب کو حکومت اختیاری کے تجربہ کرنے کا فرقہ وارانہ فیصلہ کی روشنی میں انصاف و عدل دکھانے کا موقعہ ملا ہے۔ ہمارے آئندہ حکمرانوں کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ باوجود برطانوی حکومت کے پنجاب اپنی فوجی طبیعت کے باعث اب تک بڑی حد تک دوسرے صوبوں کے مقابل پسماندہ ہے۔ ہمارا دیہاتی کشت وخون جنگ وفساد۔ جبر و ڈاکہ زنی کا عادی ہے پنجاب کے دیہات میں جہاں سکھ آبادی میں غریب مسلمان ہیں۔ نہ ان کی عزت محفوظ ہے۔ نہ مذہب۔ اذان کی اجازت نہیں اور جوان لڑکیوں کو جبراً سکھ بنانے کا عمل جاری ہے۔ اور سکھوں کی ایک جماعت کو اس پر فخر ہے۔ آریہ سماج کا ایک حصہ سکھوں سے متفق ہو کر مسلمانوں کی تعداد کم کرنے کی فکر میں ہر ادنے حرکت کرنے پر تیار ہے۔ مسلمان کا غذ پر زیادہ ہیں۔ مگر اندرونی اختلافات اور احرار جیسی بے اصول پارٹیوں کی موجودگی کے باعث ہر قانون شکن اور خلاف تہذیب حرکات کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ حکومت کے تاج میں نہایت چمکدار موتی آزادئے ضمیر ہے۔ حکومت کا فرض ہے۔ کہ کثرت وقلت تعداد کی پرواہ نہ کرکے حریت ومساوات کے اس اصول کی پوری طاقت سے حفاظت کرے۔ قانون کا احترام انصاف کی حمایت ہر صورت میں ہر پروگرام کا امتیازی ہو مسلمان ہندو سکھ حکمران اپنے تئیں خدا کے بندے مخلوق کے خادم سمجھکر آسمان کے اخلاق سے کام لیں۔ وہ جیسا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے۔ سمندر کی طرح فیاض۔ سورج کی طرح نافع وشاندار اور زمین کی طرح تکبر سے خالی اور ہر ایک کے کام آنیوالے بن جائیں۔ تب آئندہ حکومت ہندوستان کے لئے برکت۔ صوبہ کے لئے رحمت۔ اور حقیقی پنجابی حکومت کہلائے گی۔ حکومت نوٹ کرلے۔ کہ پنجاب میں دنیا بھر کے اندر تبلیغی کام کرنے والی احمدیہ جماعت کا مرکز ہے۔ انصاف کی شہرت اور نیک سلوک کی اشاعت کا جو موقعہ اس حکومت کو ہوگا۔ اور کسی صوبہ کو حاصل نہیں ؛

بقایا مطالبات سمال ٹون کمیٹی قادیان

گذشتہ ماہ میں جب مسٹر انیس ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر قادیان میں بسلسلہ دورہ تشریف لائے۔ اور میں ان کو ہمراہی مرزا گل محمد صاحب وائس پریذیڈنٹ سمال ٹون کمیٹی آبادی دکھا رہا تھا۔ تو سڑکوں کی خرابی اور نالیوں کی عدم موجودگی کے متعلق انہوں نے حیرت کا اظہار کیا۔ اور فرمایا۔ کہ مکانات تو بہت بن گئے ہیں۔ مگر سڑکیں اور نالیاں خراب ہیں۔ اس پر آپ توجہ کیوں نہیں کرتے۔ میں نے انہیں مفصل حالات جو مجھے معلوم تھے بتائے۔ اور یہ بھی کہا۔ کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر سڑکوں کے لئے چندہ دینے کی تحریک ساری جماعت احمدیہ کو فرمائی تھی۔ اس پر کچھ عمل درآمد ہوا ہے مگر بہت کم۔

میں اس کے متعلق پھر جماعت کو توجہ دلاؤں گا۔ لیکن عام سڑکیں سمال ٹون کمیٹی کے حلقہ کار میں ہیں۔ اور کمیٹی کی بقایا رقم قریب چار ہزار روپے کے پڑی ہوئی ہے۔ حکام نے اجرائے وارنٹ میں پہلو تہی کی۔ اور ہمارے ساتھ تعاون ترک کیا ہوا تھا۔ اس لئے رقم وصول نہیں ہوئی۔ انہوں نے یہ سنکر فرمایا۔ کہ کیا آپ کی منتظمہ جماعت کو بھی ضرورت ہے۔ کہ حکام ضلع ہی مطالبات کمیٹی وصول کرائیں۔ یہ تعجب ہے آپ کو تو خود انتظام کرلینا چاہیئے۔

مجھے ان کے اس ارشاد پر بہت شرم محسوس ہوئی۔ کہ یہ ایک قسم کی ہماری کوتاہی ہے۔ جس نے ان کو ایسا کہنے کا موقعہ دیا۔ میں نے اس کا جواب ان کو دیا۔ اور امید ظاہر کی۔ کہ ان وجوہ سے ہمیں ضرورت ہے۔ کہ آپ کے زمانہ میں ہمیں تحصیل سے پوری امداد ملے۔ اور امید ہے کہ ضرور ملے گی۔ اب مجھے احباب سے توقع ہے۔ کہ وہ جس قدر امکانی کوشش ہے کرینگے۔ اور اپنے ذمے کا بقایا جلد از جلد بیباق کردینگے۔ تاکہ قرقی کا داغ نہ لگے۔ ارکان کمیٹی بھی جس قدر رقم وصول ہوتی جائے۔ وہ ان حصوں پر جہاں ہنوز کھر نجے نہیں بنے ہیں۔ اور سخت ضرورت ہے۔ کہ بنیں۔ کھرنجے بنوادیں۔ مثلاً اندرون قصبہ دفتر الفضل کی طرف جو گلی جاتی ہے۔ اور دوسری حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے مکان کی پشت کی طرف ہے۔ اور چوراہہ سے دارالانوار کی طرف کی سڑک پل تک کم سے کم نالیاں بنوا کر اور سڑک بلند کرکے درست کردی جائے۔ مولوی نیک محمد خان پٹھان کے مکان کے سامنے سڑک بہت تنگ ہوگئی ہے۔ اور بہت خطرہ کہ کوئی موٹر ذراسی بے توجہی سے نیچے گڑھے میں گر پڑے۔ اسلئے مٹی ڈلوا کر سڑک کو چوڑا کیا جائے۔ اور تھوڑا سا جنگلہ خشتی بنوا دیا جائے وغیرہ

احباب اگر کارکن صدر انجمن احمدیہ کے ہیں اور باقیدار ہیں تو وہ اپنی رضامندی لکھکر نظارت ہائے متعلقہ کو بھیجدیں۔ کہ اس طرح باقساط روپیہ ان کے مشاہرات

خانقاہ ڈوگراں میں شیعوں سے کامیاب مناظرہ

جماعت احمدیہ اور شیعہ اصحاب کے درمیان اس جگہ کامیاب مناظرہ ہوا۔ پہلا مناظرہ اصحاب ثلاثہ کے مومن ہونے اور ان کی خلافت منجانب اللہ ہونے پر تھا۔ جماعت احمدیہ کی طرف سے ماسٹر غلام احمد صاحب آف سلہو کی مناظر تھے۔ اور شیعوں کی طرف سے سید عبدالغنی ماسٹر صاحب نے تئیس ثبوت اپنی تائید میں قرآن مجید سے پیش کئے۔ شیعہ مناظر نے چند اعتراض کئے جن کا جواب دیا گیا۔ اور اپنی طرف سے اس نے صرف دو ثبوت دئے۔ جنہیں ماسٹر صاحب نے قرآن مجید سے ہی غلط ثابت کیا۔ شیعہ مناظر صرف پانچ منٹ بولنے کے بعد بیٹھ جاتا۔ ماسٹر صاحب کہتے۔ باقی پانچ منٹ بیٹھکر گذاریں گے۔ یا وہ وقت مجھے دیا جائیگا۔ آخر عام پبلک کے مجبور کرنے پر وقت ماسٹر صاحب کو دیا جاتا۔ اور اس طرح ہماری تقریر پندرہ منٹ کی ہو جاتی۔ جسے عام پبلک بڑی خوشی سے سنتی۔ دو گھنٹے کے اس مناظرہ کے بعد صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر تین گھنٹہ مناظرہ تھا۔ لیکن پندرہ منٹ کی پہلی اور دس منٹ کی دوسری تقریر کے دلائل کی تاب نہ لاکر اور پبلک پر اثر ہوتا دیکھ کر شیعہ مناظر معہ اپنے ہمجولیوں کے میدان مناظرہ سے بھاگ نکلا۔

اس کے بعد بہت سے لوگوں نے جماعت احمدیہ کے افراد سے ملاقاتیں کیں۔ اور کامیابی کی مبارکبادیں دیں۔ ایک گریجوایٹ نے تو یہ بھی کہا۔ کہ میں نے ایسے یقین دلائل آجتک نہیں سنے۔ پہلے میں کچھ مذبذب تھا۔ مگر آج تو یقین ہو گیا۔ کہ وہ خدا کے مقرر کردہ برگزیدہ خلیفے تھے۔ اس کے بعد میں جماعت احمدیہ سے دعا کی درخواست کرتا ہوں۔ خانقاہ ڈوگراں میں کوئی احمدی نہیں ہاں چند سعید روحیں احمدیت کے قریب ہیں۔ دعا کریں۔ کہ اللہ تعالےٰ انہیں احمدیت کے قبول کرنیکی توفیق دے۔ خاکسار محمد امیر سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ بھاکا بھٹیاں

ملایا میں تبلیغ احمدیت

ایک ملائی احمدی

اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ ماہ جنوری کے ابتداء میں ملائی قوم میں سے ایک شخص کو قبول احمدیت کی توفیق ملی اگرچہ اس سے قبل بھی چار پانچ اشخاص بیعت کر کے شرف قبولیت حاصل کر چکے تھے مگر وہ خالص اس ملک کے باشندے نہ تھے۔ یہ دوست پورا ایک سال زیر تبلیغ رہنے کے بعد احمدی ہوئے ہیں انہوں نے دراما بنعمت ربک فحدث کے طور پر کئی دفعہ بیان کیا ہے کہ احمدیت کے قبول کرنے سے نہ صرف روحانی لحاظ سے مجھ پر افضال الٰہی کے دروازے کھل گئے ہیں۔ بلکہ دنیوی لحاظ سے بھی کامیابی دیکھ رہا ہوں۔ ان کی دینی ترقی کا یہ حال ہے کہ باقاعدہ نماز تہجد پڑھتے ہیں اور جب فرصت ملے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی نیز قادیان کے حالات اور واقعات سنتے ہیں۔ اور ساتھ ساتھ اب یہ شوق بھی ترقی کرنے لگا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ نے توفیق بخشی۔ تو قادیان کو اپنی آنکھوں سے دیکھیں۔ قرآن مجید پڑھنے کے لئے یسرنا القرآن شروع کر دیا ہے۔ اور بہت کوشش کر رہے ہیں تاکہ جلد قرآن مجید ناظرہ ختم کر کے ترجمہ شروع کریں تا جلد تبلیغ کرنے کے قابل ہو سکیں۔ بعض لوگوں نے ان کو طنزاً کہا۔ کہ احمدی مبلغ کے ساتھ تمہارے دوستانہ تعلقات ہیں۔ اس وجہ سے تم نے احمدیت کو قبول کر لیا ہے انہوں نے جواب دیا کہ خوب! کیا یہ ممکن ہے کہ کوئی دوست کسی دوست کے مجبور کرنے پر زہر پی لے۔ پس میں نے کسی دوستی کے اثر سے احمدیت کو قبول نہیں کیا۔ بلکہ فی الحقیقت سچا سمجھ کر قبول کیا ہے۔

ایک مولوی کا فرار

گذشتہ ماہ اکتوبر میں ایک مولوی جس کا نام عبدالعلیم میرٹھی ہے۔ یہاں آیا اور آتے ہی ہمارے خلاف تقاریر کر کے نفرت و حقارت پیدا کی۔ جس پر اسے چیلنج مناظرہ دیا۔ پہلے تو اس نے خاموشی اختیار کی اور اس چیلنج کا کوئی جواب نہ دیا۔ مگر جب چیلنج کا چرچا عام ہوا تو بعض لوگوں نے اس کو مناظرہ کرنے پر مجبور کیا۔ لیکن اس نے فرار اختیار کیا اور ڈرتے ہوئے جہاز کا بھی انتظار نہ کیا اور رات کو گاڑی پر سوار ہو کر پنانگ سے جا کر جہاز پر سوار ہوا۔ اس کے جانے کے بعد بعض سمجھدار لوگوں میں چہ میگوئیاں ہوئیں کہ آخر وجہ کیا ہے۔ جب مولوی صاحب کو مناظرہ کے لئے بلایا گیا تھا۔ تو ان کا فرض تھا۔ کہ ضرور مناظرہ کرتے۔ ان کا اس طرح مناظرہ سے فرار ان کی شکست ہے اب حالات خدا تعالیٰ کے فضل سے روز بروز بدل رہے ہیں۔ لوگوں کی توجہ احمدیت کی طرف پھر رہی ہے۔ چنانچہ اب لوگ تحقیق کے لئے مکان پر آتے ہیں۔ اور جوں جوں ان کو احمدیت کی صداقت کا علم ہوتا ہے۔ ان کے منہ سے مولویوں کے فریب اور جھوٹ کی وجہ سے مولویوں کے حق میں لعنت نکلتی ہے۔ بعض لوگ قرآن بھی پڑھ رہے ہیں۔

ایک معزز شخص کو تبلیغ

ایک دوست جو بڑے معزز آدمی ہیں عرصہ سے زیر تبلیغ ہیں مگر عدیم الفرصتی کی وجہ سے ان کو مطالعہ کا وقت نہیں ملتا۔ موجودہ زمانہ کے مولویوں سے ان کو سخت نفرت ہے۔ عموماً زبانی طور پر ان کو تبلیغ کرنے کا موقعہ ملتا رہتا ہے۔ چند روز ہوئے۔ انہوں نے قبولیت دعا کے طریق پوچھے ان کو مختلف طریق بتانے کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بیان فرمودہ طریق جو آپ نے اپنی صداقت کے معلوم کرنے کے لئے اعلان فرمایا تھا۔ بتایا۔ انہوں نے کہا مجھے اس کا انگریزی میں ترجمہ کر دیا جائے۔ چنانچہ ان کو سن رائز مطالعہ کے لئے دیا جاتا ہے سن رائز کا وہ پرچہ جس میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ نے سابق شاہ انگلستان کی تخت سے دستبرداری کے وجوہات رقم فرمائے ہیں۔ اس کو اور دوسرے بہت سے لوگوں تک پہنچایا گیا

سکھوں کے مجمع میں لیکچر

پچھلے ماہ حضرت باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش کے روز سکھ اصحاب کے مدعو کرنے پر ان کے جلسہ میں ایک تقریر کی۔ جس میں بیان کیا کہ آج جب کہ دنیا کی ہر قوم دوسری قوم سے نفرت و حقارت رکھتی ہے۔ اور خصوصیت سے ایک دوسرے کے مذہبی پیشواؤں کی ہتک کی جاتی ہے جس سے دنیا کا امن برباد ہو رہا ہے۔ جماعت احمدیہ ہی صرف ایک ایسی جماعت ہے جو اپنے پیشوا اور امام حضرت میرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اقتداء میں تمام مذاہب کی عزت کرنا اپنا فرض سمجھتی ہے۔ پس ان مذہبی پیشواؤں میں سے ایک حضرت باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ بھی ہیں۔ جن کے متعلق حضرت مرزا صاحب نے اپنی جماعت کو یہ تعلیم دے کر کہ وہ مسلمان اور ولی اللہ تھے۔ اپنی جماعت کے دلوں میں حضرت باوا صاحب کی محبت اور عزت قائم کر دی ہے۔ پس حضرت مرزا صاحب کے احسانات میں سے یہ بھی ایک بہت بڑا احسان سکھ قوم پر ہے۔ اگر سکھ قوم لاکھوں نہیں کروڑوں روپیہ خرچ کرتی اور ہزاروں گیانیوں کے ذریعہ یہ محبت باوا صاحب کے متعلق مسلمانوں میں پیدا کرنا چاہتی تو ناممکن تھا سکھوں کو بھی چاہیئے کہ وہ اس موقع کو ہاتھ سے نہ جانے دیں۔

اس لیکچر کی وجہ سے سکھوں میں ایک خاص محبت پیدا ہو گئی ہے۔ چنانچہ انہوں نے پہلے لیکچر کی وجہ سے ۱۹ جنوری کو گرو گوبند سنگھ کی پیدائش کے دن بغیر میری اجازت کے اشتہار شائع کر دیا۔ کہ میں بھی لیکچر دونگا۔

ایک دہریہ سے گفتگو

ایک دہریہ سے ایک عرصہ تک سرسری ملاقات ہوتی رہی جب ملاقات دوستی کی حد تک پہنچ گئی تو وہ ایک روز رات کو میرے مکان پر آ گئے اور تین بجے تک سوال و جواب کا سلسلہ شروع رہا۔ انہوں نے پوچھا کہ جب اس قدر علماء موجود ہیں تو حضرت مرزا صاحب کی کیا ضرورت تھی میں نے کہا۔ علماء کی موجودگی میں یہ تمام خرابیاں پیدا ہو گئی ہیں۔ اگر علماء دنیا کی اصلاح کر سکتے تو یہ خرابیاں پیدا ہوتے ہی مٹ جاتیں۔ لیکن اب جب کہ یہ خرابیاں پورے زور کے ساتھ دنیا میں مسلط ہو گئی ہیں۔ ان کا استیصال علماء سے ناممکن ہے۔ اس لئے کسی انسان کے آنے کی ضرورت تھی جو اپنے نمونہ سے دنیا کی اصلاح کر سکے۔ اور وہ حضرت مرزا صاحب ہیں۔ جب جانے لگا تو اس نے بتایا۔ میں ان علماء کی وجہ سے نہ صرف مذہب کا بلکہ خدا کا منکر ہو چکا ہوں کیونکہ یہ لوگ سوالات کرنے سے گھبرا کر فوراً ناراض ہو جاتے ہیں۔ اور کفر کا فتویٰ لگا دیتے ہیں۔ آج آپ کے ساتھ بھی یہی سمجھ کر بیٹھا تھا کہ اگر گھبرا کر ناراض ہو گئے تو میں آئندہ کبھی نہ آؤنگا۔ مگر میں بہت خوش ہوا جبکہ آپ میرے سوالات کا جواب عمدگی سے دیتے رہے۔ مختلف پادری صاحبان سے بھی ملاقات کی مگر جب کچھ پوچھا جائے تو کسی دوسرے پادری کا پتہ بتا دیتے ہیں۔ مولوی عبدالغفور صاحب مجاہد ۲۶ جنوری بروز منگل بوقت ۸ بجے صبح۔ [illegible] نامی جہاز میں سنگاپور پہنچے۔ احباب جماعت ان کے

جماعت احمدیہ لاہور اور اخبار "الفضل"

الفضل مجریہ ۱۲ فروری ۱۹۳۷ء میں دہلی کے ایک احمدی دوست نے جماعت احمدیہ لاہور کے متعلق لکھا ہے۔ کہ اس نے اخبار الفضل کی اشاعت کیلئے کوئی خاص کوشش نہیں کی۔ معلوم نہیں ان صاحب نے جماعت احمدیہ لاہور کے متعلق کس طرح اس قسم کا اندازہ لگا لیا۔ اس موقع پر میں یہ امر واضح کر دینا ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ جماعت احمدیہ لاہور ان جماعتوں میں سے ہے۔ جو اپنا کام نہایت خاموشی مگر تندہی اور اخلاص سے کر رہی ہیں۔

احباب جماعت احمدیہ لاہور اور خاص کر احمدیان حلقہ دہلی دروازہ لاہور کے متعلق میں کہوں گا۔ کہ بعض احباب جو الفضل کے باقاعدہ خریدار ہیں۔ اپنی اپنی جگہ پر اشاعت الفضل کی موقع بہ موقع کوشش کیا کرتے ہیں۔ اور دیگر احباب کو الفضل کے مطالعہ کے فوائد اور اس کے مضامین کی اہمیت سے مطلع اور آگاہ کیا کرتے ہیں۔ بعض لوگ اپنے اپنے حالات کی مجبوریوں کے ماتحت بظاہر تبلیغ کرتے نظر نہیں آتے ان کے لئے تبلیغ کرنے کا ایک ذریعہ یہ بھی ہے۔ کہ وہ غیر احمدی معززین کو خطبہ نمبر باقاعدہ پہنچا دیا کریں۔ تاکہ وہ جماعت احمدیہ کے اعلےٰ اصول اور بلند مقاصد سے واقف ہو سکیں۔ چنانچہ حلقہ دہلی دروازہ لاہور میں اسی طریقہ پر عمل ہو رہا ہے۔

خریداران الفضل میں سے ایک دوست جن کی کوششوں سے میں بخوبی واقف ہوں۔ ان کے متعلق کچھ بیان کئے دیتا ہوں۔ وہ روزانہ الفضل کے علاوہ ہر خطبہ نمبر کی تین کاپیاں زائد منگوا کر غیر احمدی معززین کو دیا کرتے ہیں۔ اور اس کے علاوہ انہوں نے خدا تعالےٰ کے فضل سے چند خریدار مہیا کر لئے ہیں۔ اور بعض کو خریداری کے لئے بھی آمادہ کر رہے ہیں۔

باقی حلقوں کے خریداران الفضل کے متعلق میں نہیں سمجھتا۔ کہ ان میں سے بعض خطبہ نمبر کا ایک ایک پرچہ بعض دو دو پرچے اور بعض تین تین پرچے زائد منگوا کر تقسیم نہ کرتے ہونگے۔ جبکہ وہ احمدیت کی صداقت اور حقیقت سے بخوبی واقف ہیں۔ اور پھر یہ کہ سچائی کے پھیلانے کی اہمیت اور ضرورت کے متعلق خدائے بزرگ و برتر کے ارشادات۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی احادیث اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرمانوں سے ناآشنا نہیں ہیں۔

میں جماعت احمدیہ لاہور کے قریباً چودہ حلقوں کے کارکنان سے امید کرتا کہ اگر اُن کے لئے ممکن ہو سکے۔ تو وہ بھی اپنی مساعی اور نتائج کا اظہار فرمائینگے

میاں محمد عمر صاحب بی۔ ایس۔ سی کے الفضل میں اشاعت مضامین کی ابتدا اور اس دوست کی اشاعتِ الفضل کے لئے مساعی حلقہ دہلی دروازہ میں اس کی سبقت پر دال ہے۔ اس کے علاوہ جمعیت الطلبا احمدیہ حلقہ دہلی دروازہ کا ذکر کر دینا بھی قرینِ مصلحت ہوگا۔ اس جمعیت کے ۲۵ کے قریب ممبران کا اشتیاق دینی اور اخلاص بھی قابل ذکر ہے۔

یہ تمام باتیں اس امر کا ثبوت ہیں کہ ایک چھوٹا سا حلقہ دہلی دروازہ لاہور کے تمام حلقوں میں سے پیش پیش ہے۔ اب دیکھیں کونسا حلقہ اپنے حالات کا جائزہ لیکر اور ان ذی استطاعت احباب کا اندازہ لگا کر جو الفضل نہیں منگوا رہے۔ اپنی مساعی سے آگاہ کرینگے۔

میں جماعت احمدیہ لاہور کے اہلِ قلم حضرات سے بھی اپیل کروں گا۔ کہ وہ بھی وقتاً فوقتاً خدا تعالےٰ کی توفیق سے اپنی آواز لاہور سے اٹھاتے رہا کریں ؛

خاکسار۔ مجید احمد سیکرٹری تعلیم و تربیت حلقہ دہلی دروازہ لاہور

ہماری گھریلو زبان

کچھ عرصہ سے اردو ہندی کا معاملہ ہنگامہ خیز بن رہا ہے۔ اسی جھگڑے میں مسٹر گاندھی جیسے مادرِ ہند کے سپوت اپنے اصلی رنگ میں نمایاں ہو گئے ہیں۔ اور علی الاعلان ہندی ساتھ کی سیوا کے لئے کمربستہ ہو گئے ہیں۔ اردو ہندی کی بحث تو خیر ایک داستانِ پارینہ ہے۔ اس وقت اپنے دوستوں کی توجہ اُن کے ایک فرضِ منصبی کی طرف دلاتا ہوں۔ علاوہ اس کے کہ اردو ایک رسیلی زبان ہے۔

یہ ہماری مذہبی اور مقدس زبان ہونے کا بھی درجہ رکھتی ہے۔ یہی وہ زبان ہے جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدا تعالےٰ کی پیاری باتیں ہم تک پہنچائیں۔ درجنوں کتابیں تصنیف کیں۔ ہزاروں دفعہ اس متبرک زبان میں لیکچر دئے۔ اور آپ کی گھریلو زبان کا فخر بھی اسی کو حاصل ہے۔

ہم نے احمدیت کا پیغام دنیا کے کناروں تک پہنچانا ہے۔ خدا کے برگزیدہ کی باتوں کو دنیا میں نشر کرنا ہے جاپان سے امریکہ اور شمالی روس سے آسٹریلیا تک اسی زبان کی الہامی تعلیم کو پھیلانا ہے۔ بھلا یہ کس طرح ممکن ہے۔ کہ بغیر اردو کی اشاعت کے۔ بغیر اس سے محبت کے بغیر اس سے لگاؤ کے ہم اپنے مطلب کے حصول میں کامیابی حاصل کر سکیں۔

ملک میں اردو کے تحفظ و اشاعت کے لئے انجمنیں بن رہی ہیں۔ محض اس لئے کہ اردو ان کی ملکی زبان ہے۔ اور اُنہیں اس سے محبت ہے۔ مگر ایک احمدی کی اردو سے محبت کا اندازہ لگانا ذرا خیال کریں۔ کتنا مشکل ہے۔

میرے دوستو! ہر ممکن طریقہ سے اس کے فروغ میں کوشاں رہو۔ اور ہر طرح کی قربانی سے اس پودہ کی دیکھ بھال اپنا عین فرض سمجھو۔ اگر گاندھی جی ہندی ساتھ کی سیوا کیلئے کھڑے ہیں۔ تو تم اپنی عزیز از جان اردو کی خدمت کے لئے کمربستہ ہو جاؤ۔

یہ خدمت آپ اسی طرح کر سکتے ہیں۔ کہ عام بول چال میں اس کو رائج کریں۔ تحریر و تقریر میں اس کو ملحوظ رکھیں گھر میں اس کا چرچا ہو۔ باہر اس کو فروغ ہو ؛

عبد الرحمٰن خان از دہلی

ہوائی جہاز کے متعلق ایک ہندوستانی ایجاد

لندن کے اخبار ٹائمز اور دوسرے مشہور و مستند اخبارات میں ہندوستان کے ایک پارسی نوجوان مسٹر فیروز پی نذیر کے ایک قابل قدر کارنامہ کے متعلق اطلاعات شائع ہوئی ہیں۔ اس ہندوستانی ماہر سائنس و انجینئرنگ نے ہوائی جہازوں کے بازوؤں پر لگا دینے کے لئے ایک ایسا آلہ ایجاد کیا ہے۔ جو ہوائی جہازوں کو گر کر ٹوٹ جانے کے خطرہ سے ہمیشہ کے لئے محفوظ کر دے گا۔ یورپ کے ماہروں نے تسلیم کیا ہے کہ یہ ایجاد دنیا کے پرواز میں ایک انقلاب پیدا کر دے گی۔ اخبار ٹائمز کے ہوائی نامہ نگار نے بھی بہترین تعریفی الفاظ میں اس ایجاد سے پیدا ہونے والے مفید امکانات کا اعتراف کیا ہے اور بمبئی کے اخبار "السٹریٹڈ ویکلی آف انڈیا" میں اس کے متعلق مسٹر جان ہاکن کا ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ جس کا خلاصہ ہم ذیل میں درج کرتے ہیں۔

مسٹر فیروز بمبئی کے ایک پارسی نوجوان ہیں۔ ان کی عمر ۲۹ سال ہے۔ یہ پہلے بمبئی میں انجنیئرنگ پڑھتے تھے۔ اور اس سلسلہ میں پرواز اور ہوائی تجربات سے بہت دلچسپی لیتے تھے۔ چنانچہ ۱۹۳۰ء میں اپنی ایجاد و اختراع کو عملی جامہ پہنانے کے لئے یہ انگلستان چلے گئے۔ حکومت ہند نے ان کی امداد کے لئے ایک ہوائی وظیفہ مقرر کر دیا۔ جو تین سال سے ان کو مل رہا ہے۔

لندن کے محلہ ایسٹ اینڈ میں ایک ہوائی صنعتی کالج کی تجربہ گاہ ہے جس کی ہوائی سرنگ Wind Tunnel میں پچھلے دنوں ایک ہندوستانی کی جدید ترین ایجاد کا تجربہ کیا گیا ہے جو ہوائی پرواز کو بہت زیادہ محفوظ کر دے گا۔ مسٹر فیروز پی نذیر نے اس تجربہ گاہ میں مسلسل تین برس تک کام کر کے اپنی ایجاد کو مکمل کیا ہے اور اب کوئین میری کالج کی ہوائی سرنگ میں ۴۰ انچ لمبے بازو رکھنے والے لکڑی کے چھوٹے چھوٹے نقلی ہوائی جہازوں (ماڈلوں) کے ذریعہ ماہرین پرواز نے اس ایجاد کو اچھی طرح جانچ لیا ہے۔ اور اس کو اس قدر کامیاب اور غیر معمولی طور پر مفید پایا ہے۔ کہ اصلی بڑے ہوائی جہازوں پر اس کا وسیع تجربہ شروع کر دیا گیا ہے تمام ماہرین پرواز اس ہندوستانی ایجاد میں بڑی دلچسپی لے رہے ہیں۔ اور ان کا خیال ہے کہ اس زمانہ میں یہ ایجاد تمام ایجادوں سے زیادہ اہمیت رکھتی ہے۔

اس ایجاد کا نام نذیر ڈیوائس Nazir Device رکھا گیا ہے۔ جو اپنی ترکیب اور عمل میں بہت سادہ ہے۔ اس لئے بہت زیادہ اہم اور موثر ہے۔ ہوائی جہاز کے دونوں بازوؤں کے پچھلے حصہ پر ایک جھلی اور ایک پردہ لگا دیا جاتا ہے۔ جو ہوا کی جنبش سے اس طرح ہلتا یا پھڑ پھڑاتا ہے۔ جیسے پرندے ہوائی فضا سے زمین کی طرف اترنے کے وقت پر مارتے ہیں۔ ہوائی جہازوں کے اترنے کے وقت سب سے بڑا خطرہ اسٹالنگ Stalling کا یعنی توازن کو کھو کر کسی ایک پہلو کی طرف تیزی سے گر پڑنے کا ہوتا ہے۔ اس کا سبب یہ ہے کہ جب ہوائی جہاز گرنے لگتا ہے۔ تو انجن کو بند کر دینے کے باعث اس کی سرعت رفتار کم ہو جاتی ہے۔ اور اس کے دونوں بازوؤں کا توازن قائم نہیں رہتا۔ اور کوئی ایک پہلو جو ہر کو جھکا ہوا ہوتا ہے۔ اسی کے بل ہوائی جہاز دفعتاً زمین پر گر کر تباہ ہو جاتا ہے۔

مسٹر فیروز کی ایجاد کا اثر یہ ہے کہ ہوائی جہاز کے بازوؤں کے پچھلے حصہ کی طرف (جو اصلی خطرہ کا باعث ہے) ہوا کا ایک تیز متوج پیدا ہو جاتا ہے اور ان کی جھلی اور پردے (Flap) کے باعث سرعت کی کمی کے باوجود دونوں بازوؤں کا توازن آخر تک قائم رہتا ہے اور ہوائی جہاز نہایت محفوظ طریقہ پر آہستہ آہستہ زمین پر اتر آتا ہے۔ اس ایجاد کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ اترنے کے وقت ہوائی جہاز کوئی زاویہ اختیار کرے۔ اس کا توازن قائم رہتا ہے۔ اور وہ دفعتاً گر جانے سے محفوظ رہتا ہے ماہرین کا خیال ہے کہ اس غیر معمولی ایجاد سے فن پرواز کے لئے ترقی کا ایک نیا دروازہ کھلتا ہے۔ اور اس کی قیمت و اہمیت صرف اتنی ہی نہیں ہے کہ ہوائی حادثوں کی تعداد میں بہت بڑی کمی ہو جائے گی۔ بلکہ یہ ہے کہ ہوائی جہازوں کی سرعت رفتار کو بڑھا دینے اور ان پر زیادہ وزن لاد کر لے جانے میں اس سے بڑی مدد ملے گی۔ اور دنیا کے پرواز میں ایک انقلاب عظیم آجائے گا۔ مزید برآں ہوائی جہازوں کے لئے آئندہ جتنے اقسام کے بازوؤں کے ڈیزائن بنائے جائینگے سب میں نذیر ڈیوائس کا بہت بڑا حصہ ہوگا۔

چھ سال سے زیادہ گزرے۔ کہ مسٹر فیروز کو اس ایجاد کا خیال پیدا ہوا تھا جب ۱۹۳۰ء میں وہ انگلستان گئے۔ تو ہوائی جہازوں کی بہت سی فرموں کو اس کی خوبی سمجھائی۔ مگر کسی نے اس کی طرف توجہ نہ دی۔ لیکن آخر کار جب "رائل ہوائی سوسائیٹی" نے اس پر اپنی تعریفی رپورٹ پیش کی۔ تو لوگوں میں اس کا چرچا ہو گیا۔

مسٹر فیروز کی ایک دوسری حیرت انگیز ایجاد یہ ہونے والی ہے۔ کہ ہوائی جہازوں کی پشت "مشین گن" اس طرح فیر کی جائے۔ کہ پائلٹ کو پھر کر پیچھے کی طرف دیکھنا بھی نہ پڑے۔ اور نشانہ بھی بالکل ٹھیک ہو۔ اس تجربہ کے لئے بھی ایک ماڈل (نمونہ) ہوائی جہاز تیار کیا گیا ہے۔ اور عملی سرگرمیاں جاری ہیں۔

امن عالم کے متعلق ایک خاتون کی تقریر

پچھلے دنوں ڈبلن اروٹیری کلب کے ایک جلسہ میں زیکوسلویک کی ایک معزز خاتون میڈم کیپٹی ویلوزیل نے "امن عالم" کے موضوع پر ایک دلچسپ و پر مغز تقریر کی۔ خاتون موصوفہ یورپ اور امریکہ کے متعدد مدبروں سے امن اور جنگ کے مسئلہ پر تبادلہ خیالات کر چکی ہیں۔ اور اس نتیجہ پر پہنچی ہیں۔ کہ امن عالم صرف اسی صورت میں ممکن ہے کہ ہر ملک کے باشندے دوسرے ملکوں کی زبانیں سیکھیں۔ اس سے ایک قوم کو دوسری قوم سے دلچسپی پیدا ہو جائے گی۔ اور ایک دوسرے کے رسم و رواج اور حالات کا مطالعہ کرنے کے بعد ان پر یہ امر واضح ہو جائے گا۔ کہ اہل دنیا اپنی خوبیوں اور عیبوں کے لحاظ سے ہر جگہ یکساں ہیں۔

آپ نے بیان کیا۔ کہ آج سے کچھ مدت پہلے سیاسیات میں زیادہ تر مردوں ہی کا دخل تھا۔ اور جو چاہتے کرتے۔ وہ کہا کرتے۔ کہ عورتوں کو سیاسیات میں حصہ نہ لینا چاہئے۔ ان کا کام تو بس یہ ہونا چاہئے۔ کہ گھر کی دیکھ بھال کریں۔ اور تندرست بچے پیدا کریں۔ اگر بالفرض اسے سچ بھی مان لیا جاتا۔ تو مردوں کا یہ فرض ہونا چاہئے تھا۔ کہ وہ امن عالم کو برقرار رکھتے۔ کیونکہ عورت صرف محفوظ اور پر امن ملک میں تندرست اور رشدوان بچے پیدا کر سکتی ہے۔

یہ دنیا کتنی حسین ہے۔ اور کس قدر جلد آنکھوں کے سامنے سے گزر جاتی ہے انسان اپنی زندگی میں بے شمار مفید باتیں نہ سیکھ سکتا ہے۔ نہ جان سکتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ دنیا کی رفتار۔ اور حالات اس کی توجہ کو کسی دوسری چیز کی طرف منعطف نہیں ہونے دیتے۔

اس سے ظاہر ہے۔ کہ ان ممالک میں بھی جہاں دن رات جنگی غلغلے بلند ہو رہے ہیں۔ ایسے بھی لوگ ہیں۔ جو امن عالم کے خواہشمند ہیں۔ یہ الگ بات ہے۔ کہ وہ اس خواہش کے پورا ہونے کی جو صورت فکر ہر کس بقدر ہمت اوست کے ماتحت قرار دیں۔ وہ درست یا مکمل نہ ہو۔

پنجاب اگریکلچرل کالج لائلپور میں پھلوں کو محفوظ رکھنے کے متعلق نصاب

پنجاب گورنمنٹ (وزارت زراعت) نے پھلوں کو محفوظ رکھنے کے متعلق ایک اعلےٰ نصاب قائم کرنے کی منظوری دی ہے جس کی میعاد سات ماہ ہو گی۔ اس نصاب میں افشردہ۔ رس۔ کارڈیل۔ سرکہ۔ مربہ۔ جیلی۔ مارملیڈ تیار کرنا اور پھلوں اور سبزیوں کو ڈبوں میں بند کرنا۔ اچار ڈالنا۔ پھلوں پر چینی کا شیرہ چڑھانا وغیرہ شامل ہے۔ اس کے نصاب میں صنعت کے علمی عملی اور تجارتی پہلو بھی شامل ہوں گے۔ ایک کیننگ ہال تعمیر کیا گیا ہے جس میں پھلوں سے تیار کردہ پیداوار سلیم تجارتی پیمانہ پر تیار کرنے کے لئے جملہ ضروری سازوسامان موجود ہے۔

نصاب ۱۵ مارچ ۱۹۳۷ء سے شروع ہوگا۔ چھ طلبا، داخل کئے جائیں گے۔ داخلہ کے لئے کم سے کم قابلیت کا یہ معیار ہے۔ کہ امیدوار علم زراعت میں بی۔ ایس سی یا سائنس میں کیمسٹری لے کر بی۔ ایس سی کی ڈگری حاصل کر چکا ہو۔ داخلہ کے تعلق میں پنجاب کے امیدواروں کو ترجیح دی جائے گی۔ لیکن اگر مناسب قابلیت کے پنجابی کافی تعداد میں درخواستیں نہیں دیں گے۔ تو غیر پنجابی امیدواروں کی درخواستوں پر غور کیا جائیگا۔ جماعت میں جو طلباء داخل کئے جائیں گے۔ ان سب سے ۲۰ روپیہ ماہوار فیس لی جائیگی۔ اور اس کے علاوہ غیر پنجابی طلباء کو اتنی رقم دینا پڑیگی۔ جو نصاب مذکور کے مصارف قیام کے متناسب حصہ کے مساوی ہو۔

جملہ درخواستیں صاحب پرنسپل پنجاب اگریکلچرل کالج لائل پور کی خدمت میں ۲۸ فروری ۱۹۳۷ء تک پہنچ جانی چاہئیں۔

(محکمہ اطلاعات پنجاب)

ضرورت ملازمت

ایک احمدی نوجوان مڈل پاس جو مخالفوں کے مظالم سے تنگ آکر اپنے وطن کشمیر سے ہجرت کر کے چلا آیا ہے۔ کسی احمدی بھائی کے پاس نوکری کرنا چاہتا ہے۔

مفتی محمد صادق

بجلی کا کام کرنے والے

پتوکی نئی منڈی میں بجلی کا کام کرنے والے آٹھ آدمیوں کی ضرورت ہے۔ جماعت کے بیکار دوست جو بجلی کا کام جانتے ہوں۔ فائدہ اٹھائیں

ناظر امور عامہ

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

ایتھنز ۱۵ فروری۔ ریاستہائے بلقان کی کانفرنس میں شریک ہونے کے لئے ترکی۔ رومانیہ اور یوگوسلاویہ کے وزراء خارجہ اور مندوب ایتھنز پہنچے ہیں۔ ایجنڈا کی اہم شق یوگوسلاویہ اور بلغاریہ کے حال کے معاہدہ کو منظور کرنا ہے۔

کیمبا کوئم ۱۵ فروری۔ کل سینٹ میری چرچ میں مذہبی رسوم کی ادائیگی کے موقع پر سخت بے چینی پھیل گئی۔ جبکہ سفید فام پادریوں نے ایک عیسائی ہریجن عورت کو اس جگہ بیٹھنے سے روکا۔ جو مشن ہائی سکول کی بورڈر لڑکیوں کے لئے مخصوص تھی۔ باہر جو ہریجن جمع تھے۔ انہوں نے ہریجن عورت کے ساتھ اس سلوک کو دیکھ کر شور مچا دیا۔ پولیس نے آکر مجمع کو منتشر کر دیا۔

وائنا ۱۵ فروری۔ آسٹریا کے چانسلر ڈاکٹر شوشنگ نے ایک مجمع کے سامنے تقریر کرتے ہوئے آسٹریا میں ملوکیت کے قیام کے خلاف زبردست تقریر کی۔ اس نے اعلان کیا۔ کہ میں آسٹریا کا مختار مطلق ہوں۔ اور میں ہی ملک کے مستقبل کا فیصلہ کروں گا۔ رشاہ آٹو کے واپسی کے متعلق ضروری ہے۔ کہ آسٹریا کی روش بالکل واضح کر دی جائے۔ آسٹریا کو اپنی قدیم روایات کا احترام لازمی ہے لیکن اس مسئلہ کا اہل آسٹریا کو آئین کے مطابق فیصلہ کرنا ہوگا۔

جنیوا ۱۵ فروری۔ ڈانزگ کے ہائی کمشنر مسٹر سین لسٹر کی جگہ پروفیسر کارل برکارروٹ نے ہائی کمشنر بننا منظور کر لیا ہے۔

بارسیلونا ۱۵ فروری۔ ایک باغی جنگی جہاز نے گذشتہ شب بارسیلونا پر کئی گولے برسائے۔ جن سے متعدد اشخاص زخمی ہوگئے۔ بندرگاہ کی توپوں نے اس گولہ باری کا جواب دیا۔ اور حملہ آور جہاز کو پسپائی پر مجبور کر دیا

پٹنہ ۱۵ فروری۔ آنریبل چوہدری سر ظفر اللہ خان صاحب کامرس ممبر نے جہریا جاتے ہوئے چند گھنٹے یہاں قیام کیا۔ اور آپ نے سر سلطان احمد سے ملاقات کی۔ آنریبل چوہدری صاحب اپریل میں امپیریل کونسل میں شرکت کی غرض سے لندن تشریف لے جائیں گے۔ اور سر سلطان احمد ان کی جگہ عارضی طور پر کامرس ممبر کے فرائض سرانجام دیں گے۔ آنریبل چوہدری سر ظفر اللہ خان صاحب کانوں کا معائنہ کرنے کے لئے جہریا روانہ ہوگئے۔

لنڈن ۱۵ فروری۔ مسٹر سی وکس صدر مانچسٹر چیمبر آف کامرس نے ایوان کے سالانہ اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ روئی کی تجارت گذشتہ کئی سالوں کی نسبت نہایت اچھی ہے۔ ہندوستان کے نئے تجارتی معاہدہ کے متعلق عنقریب بحث ہونے والی ہے۔

لزبن ۱۵ فروری۔ باغیوں کی اطلاع کے مطابق بین الاقوامی افواج کے ۵ ہزار سپاہی اس ہفتہ ہلاک ہوتے ہیں۔ ان میں فرانسیسی۔ بلجیمی۔ روسی اور برطانوی سپاہی بھی تھے۔ باغی حلقوں کا بیان ہے کہ فرانس کے بہت سے طیارے ہسپانیہ پہنچ چکے ہیں۔

لنڈن ۱۵ فروری۔ "ٹائمز" نے مقالہ افتتاحیہ میں اعلیٰحضرت حضور نظام کے جشن سیمیں پر اظہار خیالات کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ تصفیہ برار کے تصفیہ کے بعد یہ تقریب اور بھی مسرت انگیز ہے۔ ملک معظم اور حضور نظام کے درمیان اس معاہدہ سے یہ بات ظاہر ہے۔ کہ فیڈریشن کے بعد بھی حکومت اور ریاستوں میں رشتہ، اتحاد قائم رہے گا۔ متذکرہ بالا تصفیہ کے علاوہ یہ امر قابل مسرت ہے۔ کہ حضور نظام کے عہد میں حیدرآباد نے بے حد ترقی کی ہے۔

لاہور ۱۵ فروری آج اتحاد پارٹی کا پہلا اجلاس سر سکندر حیات خان کی کوٹھی میں منعقد ہوا جس میں ۷۹ ارکان نے شرکت کی سر سکندر حیات خان نے افتتاحی تقریر کرتے ہوئے اتحاد پارٹی کے فرائض اس کا نصب العین اور کئی ایک اور امور پر روشنی ڈالی۔ اس کے بعد چند ایک قراردادیں متفقہ طور پر پاس ہوئیں جس میں ووٹروں کا شکریہ ادا کیا۔ اور پارٹی کے قائد کیساتھ اظہار وفاداری اور میاں سر فضل حسین کی شاندار خدمات کا اعتراف کیا گیا۔ اتحاد پارٹی کے اس اجلاس کا ایک خوش کن منظر یہ تھا۔ کہ راجا غضنفر علی خان جو لیگ بورڈ کے ٹکٹ پر اسمبلی کے امیدوار بنے تھے اتحاد پارٹی میں شامل ہوگئے ہیں۔

کراچی ۱۵ فروری سندھ اسمبلی کے انتخابات کے سلسلہ میں آج سے دوٹوں کا شمار شروع ہوگیا ہے جنوبی کراچی کے مسلم شہری حلقہ سے حاجی عبداللہ ہارون اور سر شاہنواز بھٹو ناکام رہے ہیں۔

لکھنؤ ۱۵ فروری چونکہ یو۔ پی لیجسلیٹو کونسل میں کانگرس کو اکثریت حاصل ہونے کا یقین ہے۔ اس لئے سب سے زیادہ اہم اور فوری مسئلہ وزارتیں قبول کرنیکا مسئلہ ہے اس مسئلہ پر آل انڈیا کانگرس کمیٹی دہلی میں غور کرے گی مختلف صوبوں کی آراء طلب کی جارہی ہیں۔

قاہرہ ۱۵ فروری حکومت عراق نے حکومت مصر کو دعوت دی ہے۔ کہ وہ جمعیت اقوام کی رکنیت حاصل کرنے کیلئے درخواست کرے۔ حکومت مصر نے جواب دیا ہے۔ کہ وہ بین الاقوامی معاہدہ کے مطابق ضروری امور کی تکمیل کر رہی ہے۔

لنڈن ۱۵ فروری۔ ویلنشیا پر گولہ باری سے چودہ سو آدمی ہلاک اور تیس زخمی ہوئے ہیں۔ مقتولین میں چھ بچے بھی شامل ہیں۔ شہر پر تیس پھٹنے والے گولے چلائے گئے۔

ٹانجیر ۱۵ فروری۔ فرانسیسی مراکش میں ایک ایسی خفیہ انجمن کا انکشاف ہوا ہے۔ جو فرانسیسی فوج سے بھاگنے والے سپاہیوں کو ریف کی حدود سے ہسپانوی علاقہ میں پہنچانے کا کام کرتی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ ہر ایک مفرور سے پانچ سو فرانک وصول کیا جاتا ہے۔

لنڈن ۱۵ فروری۔ مس ایئرہارٹ نے اعلان کیا ہے۔ کہ وہ آئندہ ماہ آک لینڈ اور کیلفورنیا کے سفر کو جارہی ہیں۔ اور ۲۷ ہزار میل کا سفر طیارہ کے ذریعہ کریں گی۔

نئی دہلی ۱۵ فروری جاپان اور برما کے تجارتی معاہدہ کی تکمیل کے بعد اب ہندوستان اور جاپان میں از سر نو تجارتی گفت و شنید کا راستہ صاف ہوگیا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس سلسلہ میں عنقریب قونصل جنرل جاپان اور ہندوستانی نمائندے کے درمیان تجارتی معاہدے کیلئے مذاکرات کا آغاز ہونے والا ہے۔

لکھنؤ ۱۵ فروری۔ یو۔ پی اسمبلی میں پارٹیوں کا آخری تناسب حسب ذیل ہے۔ کانگرس ۱۸۰۔ مسلم لیگ ۲۹۔ انڈیپنڈنٹ ہندو ۴۔ نیشنل اگریکلچرسٹ پارٹی ۱۳ انڈیپنڈنٹ مسلم ۲۳۔ یورپین ۳۔ کامرس ۲۔

ناگپور ۱۵ فروری ایک سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ گورنر جنرل نے سی۔ پی میں قانون تحفظ مقروضین ۱۹۳۷ء کی منظوری دے دی ہے۔ اس قانون کا نفاذ اس وجہ سے ہوا ہے۔ کہ ساہوکار قرض وصول کرتے وقت ناجائز ذرائع سے کام لیتے ہیں۔ آئندہ جو شخص مقروضین کو ناجائز ذرائع سے تنگ کریگا۔ اسے تین ماہ قید محض یا پچاس روپے جرمانہ کی سزا دیجائیگی

بریلی ۱۵ فروری۔ بریلی اور اس کے نواحی اضلاع میں شدید ژالہ باری ہوئی ہے جس سے فصلوں کو بہت نقصان پہنچا ہے۔ آندھی سے بہت سے درخت جڑ سے اکھڑ گئے۔ اور کئی جھونپڑیاں اڑ گئیں۔ بہت سے مویشی بھی ہلاک ہوئے ہیں۔

لنڈن ۱۵ فروری "ٹائمز" کا نامہ نگار متعینہ میڈرڈ لکھتا ہے۔ کہ جس طرح آج سے تین ماہ پیشتر میڈرڈ کے باشندوں کی وفاداری نے میڈرڈ کو باغیوں کی یورش سے بچا لیا تھا۔ اسی طرح اب پھر انہوں نے حکومت سے وفاداری کا اعلان کیا ہے۔ ملاغہ کی شکست اور ذرائع رسل و رسائل کے انقطاع کے باوجود ان میں از سر نو جرأت و جانبازی کی لہر دوڑ گئی ہے۔

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوایا اور دفتر قادیان سے شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی